سوال

میرے علم کے مطابق جو شخص کسی بنا پر اپنی طہارت قائم نہ رکھ سکے مثلا مسلسل پیشاب کی بیماری وغیرہ میں مبتلا شخص تو مشقت کی بنا پر اس کے لیے بار بار غسل کرنا واجب نہیں، بلکہ اس کے لیے ہر فرضی نماز سے قبل وضوء کی تجدید کرنا ضروری ہے لیکن اگر دونوں نمازوں کے درمیان والا وقفہ کم ہو، مثلا کسی عذر کی بنا پر عصر کی نماز میں تاخیر ہوگئی اور نماز مغرب سے قبل نصف گھنٹہ ادا کی تو کیا وہ نماز مغرب کے لیے دوبارہ وضوء کرے، حالانکہ وقفہ تو بہت ہی کم ہے؟ اور اسی طرح نماز جمعہ کے لیے کیا گیا وضوء نماز عصر کے لیے وضوء شمار ہوگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

مسلسل پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کے لیے ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر علیحدہ وضوء کرنا ہوگا، چاہے اس نے پہلی نماز کے لیے ابھی کچھ دیر قبل ہی وضوء کیا ہو

یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا عورت کو ایسا کرنے کی ہی تعلیم دی تھی، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز نہ چھوڑو، بلکہ یہ تو رگ کا خون ہے اور حیض نہیں، چنانچہ جب تجھے حیض آئے تو نماز ترک کردو، اور جب حیض ختم ہوجائے تو خون دھو کر نماز ادا کرلو"

ابو معاویہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں:

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اور ہر نماز کے لیے وضوء کرو، حتی کہ وقت آجائے"

ابو عیسی ترمذی کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے، صحابہ کرام، تابعین عظام میں سے کئی ایک اہل علم کا قول یہی ہے، اور سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک، شافعی رحمہم اللہ کا یہی کہنا ہے کہ: استحاضہ والی عورت اگر اپنی ماہواری سے زیادہ ایام سے تجاوز کرے تو غسل کرے، اور ہر نماز کے لیے علیحدہ وضوء کرے گی

سنن ترمذی حدیث نمبر (116)، اور بخاری شریف میں یہ حدیث (221) نمبر میں موجود ہے

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

استحاضہ کے خون کا حکم حدث والا حکم ہے، چنانچہ وہ ہر نماز کے لیے وضوء کرے گی، لیکن وہ اس وضوء کے ساتھ صرف ایک فرضی نماز ہی ادا کرسکتی ہے، چاہے حاضر ہو یا فوت شدہ، کیونکہ فرمان ہے: "پھر ہر نماز کے لیے وضوء کرو" جمہور اہل علم کا قول یہی ہے

دیکھیں: فتح الباری، کتاب الحیض باب الاستحاضہ

اور مستقل بے وضوء رہنے والا شخص مسلسل پیشاب اور ہوا خارج ہونے کی بیماری میں مبتلا کی طرح ہی ہے، اور اس کا حکم استحاضہ والی عورت کے حکم جیسا ہے

آپ فرضی نماز کے لیے کیے گئے وضوء کے ساتھ اس فرضی نماز کا وقت ختم ہونے تک جتنے چاہے نوافل ادا کر سکتے ہیں

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

2723